لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه

اسلام کی ابتداء

مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللّٰہ
اسلام کی ابتداء

اسلام کی ابتدا اسی وقت سے ہے جب سے انسان کی ابتدا ہوئی ہے۔ اسلام کے معنیٰ ہیں ''خدا کی تابعداری'' اور یہ انسان کا پیدائشی مذہب ہے۔ کیوں کہ خدا ہی انسان کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے۔ انسان کا اصل کام یہی ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے

کی تابعداری کرے۔ جس دن خدا نے سب سے پہلے
انسان، یعنی حضرت آدمؑ اور ان کی بیوی حضرت حواؑ کو
زمین پر اتارا اسی دن اس نے انہیں بتادیا کہ دیکھو تم
میرے بندے ہو اور میں تمہارا مالک ہوں۔ تمہارے لیے
صحیح طریقہ یہ ہے کہ میری ہدایت پر چلو، جس چیز کا میں
حکم دوں اسے مانو اور جس چیز سے میں منع کردوں اس
سے رک جاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو میں تم سے راضی
رہوں گا اور تمہیں انعام دوں گا اور اگر اس کے خلاف کرو
گے تو میں تم سے ناراض ہوں گا اور سزا دوں گا۔ بس یہی
مذہب اسلام کی ابتدا تھی۔

باوا آدمؑ اور اماں حواؑ نے اسی طریقے کی تعلیم اپنی

اولاد کو دی۔ کچھ مدت تک سب آدمی اس پر چلتے رہے پھر ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہونے لگے، جنہوں نے اپنے خالق کی تابعداری چھوڑ دی۔ کسی نے دوسروں کو خدا بنا لیا، کوئی خدا خود بن بیٹھا، اور کسی نے کہا کہ میں آزاد ہوں، جو کچھ میرے جی میں آئے گا کروں گا چاہے خدا کا حکم کچھ بھی ہو۔ اسی طرح دنیا میں کفر کی ابتدا ہوئی، جس کے معنی ہیں "خدا کی تابعداری سے انکار کرنا۔"

جب انسانوں میں کفر بڑھتا ہی چلا گیا اور اس کی وجہ سے ظلم، فساد اور برائیوں کا طوفان اٹھنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو اس کام پر مقرر کیا کہ وہ ان بگڑے ہوئے لوگوں کو سمجھائیں اور ان کو پھر سے اللہ

تعالیٰ کا تابعدار بنانے کی کوشش کریں۔ یہ نیک بندے نبی اور پیغمبر کہلاتے ہیں، یہ پیغمبر کبھی تھوڑی اور کبھی زیادہ مدت کے بعد دنیا کے مختلف ملکوں اور قوموں میں آتے رہے۔ یہ سب بڑے سچے، ایمان دار اور پاک لوگ تھے۔ ان سب نے ایک ہی مذہب کی تعلیم دی اور وہ یہی اسلام تھا، تم نے حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے نام تو ضرور سنے ہوں گے یہ سب خدا کے پیغمبر تھے اور ان کے علاوہ ہزار ہا پیغمبر اور بھی گزرے ہیں۔

پچھلے کئی ہزار برس کی تاریخ میں ہمیشہ یہی ہوتا رہا کہ جب کفر زیادہ بڑھا، کوئی بزرگ پیغمبر بنا کر بھیجے گئے۔

انہوں نے آ کر لوگوں کو کفر سے روکنے اور اسلام کی طرف بلانے کی کوشش کی۔ کچھ لوگ ان کے سمجھانے سے مان گئے اور کچھ اپنے کفر پر اڑے رہے، جن لوگوں نے مان لیا وہ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے اپنے پیغمبر سے اعلیٰ درجے کے اخلاق سیکھ کر دنیا میں نیکی پھیلانی شروع کی، پھر ان مسلمانوں کی اولاد رفتہ رفتہ خود اسلام بھول کر کفر کے چکر میں پھنستی چلی گئی اور کسی دوسرے پیغمبر نے آ کر نئے سرے سے اسلام تازہ کیا۔ یہ سلسلہ جب ہزاروں برس تک چلتا رہا اور اسلام بار بار تازہ ہو کر پھر بھلا دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آخر میں حضرت محمد ﷺ کو بھیجا، جنہوں نے اسلام کو ایسا تازہ کیا کہ آج تک وہ قائم ہے اور ان

شاء اللہ قیامت تک قائم رہے گا۔

حضرت محمد ﷺ آج سے ۱۴۲۲ سال پہلے عرب کے مشہور شہر مکہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اس وقت صرف عرب ہی میں نہیں، دنیا کے کسی ملک میں اسلام باقی نہیں رہا تھا۔ اگر چہ پرانے پیغمبروں کی تعلیم کے تھوڑے بہت اثرات نیک لوگوں کے اندر موجود تھے لیکن خالص خدا کی تابعداری، جس میں کسی دوسرے کی تابعداری شامل نہ ہو، ساری دنیا میں کہیں نہ پائی جاتی تھی اسی وجہ سے لوگوں کے اخلاق بھی بگڑ گئے تھے، خدا کو بھول کر لوگ طرح طرح کی برائیوں میں پھنس گئے تھے۔ اس حالت میں حضرت محمد ﷺ نے دنیا میں آنکھیں کھولیں۔ چالیس برس

کی عمر تک آپ اپنے شہر میں ایک خاموش انسان کی طرح زندگی بسر کرتے رہے۔ سارا شہر آپ کی سچائی اور ایمان داری کی وجہ سے آپ کی عزت کرتا تھا، مگر کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہی شخص آگے چل کر دنیا کا سب سے بڑا رہنما بننے والا ہے۔ آپؐ بھی دنیا کی برائیوں کو دیکھ دیکھ کر دل میں کڑھتے تھے، مگر اس لیے خاموش تھے کہ وہ طریقہ آپ کو معلوم نہ تھا، جس سے اس بگڑی ہوئی دنیا کو ٹھیک کردیں۔ جب آپؐ چالیس برس کی عمر کو پہنچ گئے تو خدا نے آپؐ کو اپنا پیغمبر بنایا اور یہ خدمت آپ کے سپرد کی کہ پہلے اپنی قوم کو اور پھر دنیا بھر کے انسانوں کو کفر چھوڑ دینے اور اسلام قبول کرلینے کی ہدایت فرمائیں۔

اس خدمت پر مقرر ہونے کے بعد آپؐ نے اپنے شہر کے لوگوں سے برملا کہنا شروع کیا کہ تم خدا کو چھوڑ کر دوسروں کی بندگی نہ کرو، تمہارا مالک اور خالق صرف خدا ہے۔ اسی کی تم کو عبادت کرنی چاہیے، اور اسی کا حکم تمہیں ماننا چاہیے۔ عام لوگ یہ آواز سن کر آپؐ کی مخالفت کے لیے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ہر طریقے سے آپ کی زبان بندی کرنی چاہی لیکن قوم کے جتنے سچے اور اچھے لوگ تھے وہ رفتہ رفتہ آپ کے حامی بنتے چلے گئے پھر مکہ سے باہر عرب کے دوسرے علاقوں میں بھی آپ کی تعلیم پہنچنے لگی اور وہاں بھی یہی ہوا کہ جاہل لوگ تو مخالفت پر تل گئے مگر جن لوگوں میں عقل اور نیک دلی موجود تھی وہ

آپؐ کی سچی باتوں پر ایمان لاتے چلے گئے۔ ۱۳ برس تک یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا۔ ایک طرف آپؐ کی آواز ملک میں پھیل رہی تھی اور ہر جگہ نیک انسان اسلام قبول کرتے جارہے تھے۔ دوسری طرف جاہلوں کی مخالفت روز بروز سخت ہوتی جارہی تھی اور اسی طرح سے مسلمانوں کو ستایا جارہا تھا۔ آخر کار مکہ کے سرداروں نے آپس میں سازش کی کہ ایک رات اچانک آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرکے آپ کو قتل کردیں اور اس کے بعد مسلمانوں کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیں۔

جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تو خدا نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اور سارے مسلمان مکہ چھوڑ کر مدینہ

چلے جائیں۔ اس وقت مدینہ میں بہت سے لوگ مسلمان ہو چکے تھے اور وہ اسلام کا بول بالا کرنے کے لیے اپنی جان و مال قربان کرنے پر آمادہ تھے۔ چنانچہ ٹھیک اسی رات کو مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے، جس میں آپ ﷺ کو قتل کر دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ یہی وہ مشہور واقعہ ہے، جس کو ہجرت کہا جاتا ہے اور اسی واقعے کی یادگار میں ہمارا ہجری سنہ جاری ہوا ہے۔

آں حضرت ﷺ کے مدینہ پہنچتے ہی مسلمان بھی عرب کے ہر گوشے سے سمٹ سمٹ کر مدینے میں جمع ہونے شروع ہوگئے اور اس شہر میں اسلام کی باقاعدہ حکومت قائم ہوگئی۔

اب اسلام کے مخالف اور بھی زیادہ پریشان ہونے لگے۔ انہوں نے سوچا کہ پہلے تو یہ مسلمان جگہ جگہ منتشر اور بے بس تھے، ان کو مٹا دینا آسان تھا مگر اب یہ ایک جگہ جمع ہوتے جارہے ہیں اور ان کی اپنی حکومت بن گئی ہے۔ اب اگر ان کو ذرا سی مہلت بھی مل گئی تو پھر یہ ایک زبردست طاقت بن جائیں گے اس لیے جلدی سے جلدی کوشش کرنی چاہیے کہ ان پر حملہ کر کے انہیں ختم کردیا جائے اس خیال سے مکہ کے سرداروں نے آں حضرت ﷺ کے خلاف جنگ چھیڑدی اور سارے عرب کی طاقتوں کو اسلام کے مقابلے میں اکٹھا کرلیا۔

لیکن نہ تو وہ لڑائیوں میں آپ ﷺ کو شکست دے

سکے اور نہ اسلام کی تبلیغ کو کسی طرح روک سکے۔ ان کی ساری کوششوں کے باوجود اسلام عرب میں پھیلتا چلا گیا۔ خود مخالفوں میں سے ٹوٹ ٹوٹ کر اچھے اچھے آدمی اسلام کی طرف آتے چلے گئے اور پورے آٹھ برس نہ گزرے تھے کہ آں حضرت ﷺ نے خود مکہ کو فتح کرلیا۔ مکہ کا فتح ہونا تھا کہ سارے عرب میں کفر کی کمر ٹوٹ گئی، اس کے بعد ایک سال کے اندر اندر پورا ملک مسلمان ہوگیا اور ۱۲ لاکھ مربع میل کے رقبے پر اسلام کی ایک طاقت ور حکومت قائم ہوگئی، جس میں پادشاہی خدا کی تھی، قانون شریعت کا تھا اور انتظام خدا کے نیک بندوں کے ہاتھ میں تھا۔ اس حکومت میں ظلم اور بد اخلاقی کا کہیں نام و نشان

تک نہ تھا۔ ہر طرف امن تھا، انصاف تھا، سچائی تھی، ایمان داری کا دور دورہ تھا اور خدا کی تابع داری اختیار کرنے کی وجہ سے لوگوں میں بہترین اخلاق پیدا ہوگئے تھے۔

اس طرح حضرت محمد ﷺ نے ۲۳ سال کی مختصر مدت میں عرب کی پوری قوم کو بدل ڈالا اور اس کے اندر ایسی روح پھونک دی کہ وہ صرف خود ہی مسلمان نہیں ہوگئی بلکہ ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی، آنحضرت ﷺ یہ عظیم الشان کارنامہ انجام دینے کے بعد ۶۳ سال کی عمر میں دنیا سے رخصت ہوگئے۔

آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام نے وہ کام سنبھال لیا، جس کے لیے آپ دنیا میں تشریف لائے تھے، ان بزرگوں نے اسلام کی تعلیم عرب کے باہر دوسرے ملکوں میں، پھیلانی شروع کی اور جو طاقتیں حق کے راستے میں مزاحم ہوئیں ان کو تلواروں کے زور سے ہٹا کر پھینک دیا۔ ان کا سیلاب ایسا زبردست تھا کہ کسی کے روکے نہ رک سکا۔ چند سال کے اندر وہ سندھ سے لے کر اسپین تک پھیل گئے۔ ان کے اثر سے بڑی بڑی قومیں مسلمان ہوگئیں۔ ان کے قدم جہاں پہنچ گئے وہاں سے بے انصافی اور بد اخلاقی رخصت ہوگئی۔ انہوں نے خدا سے پھرے ہوئے انسانوں کو پھر سے خدا کا تابعدار بنایا ہے۔ جہالت

میں پڑے ہوئے لوگوں کو علم کی روشنی دی، انسانیت سے گرے ہوئے لوگوں کو اٹھا کر اخلاق کی بلندیوں پر پہنچایا اور جباروں کا زور توڑ کر دنیا میں ایسا انصاف قائم کیا، جس کی نظیر انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس کے ساتھ دوسرا کام یہ کیا کہ خدا کی طرف سے حضرت محمد ﷺ جو کتاب لے کر آئے تھے اس کو انہوں نے لفظ بہ لفظ یاد بھی کرلیا اور لکھ کر بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کردیا۔ آج یہ انہی بزرگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ہمارے پاس قرآن ٹھیک ویسا ہی، اسی زبان اور انہی الفاظ میں موجود ہے، جیسا آں حضرت ﷺ نے چودہ سو برس پہلے خدا کی طرف

سے پہنچایا تھا، اس میں ایک نقطہ کی کمی بیشی بھی نہیں ہوئی ہے۔

ایک اور کام انہوں نے یہ کیا کہ آں حضرت ﷺ کی زندگی کے حالات، آپؐ کی تقریریں، آپؐ کے ارشادات، آپؐ کے احکام، آپؐ کے اخلاق و عادات، غرض ہر چیز سے متعلق مفصل معلومات بعد کی نسلوں تک پہنچادیں، اس سے دنیا کو یہ فائدہ پہنچا کہ پیغمبر کے جانے کے بعد بھی ہر زمانے کے لوگ پیغمبر کو اسی طرح دیکھ سکتے ہیں، جس طرح خود پیغمبر کی زندگی میں دیکھ سکتے تھے۔ چودہ سو برس گزر جانے کے بعد بھی آج ہمیں آں حضرت ﷺ کی سیرت پڑھ کر یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ خدا کا تابعدار بندہ

کیسا ہونا چاہیے اور کس نمونے کے آدمی کو خدا پسند کرتا ہے۔

یہ دو چیزیں یعنی قرآن اور سیرت محمدی، ایسی ہیں، جن کے محفوظ ہوجانے کی وجہ سے اسلام دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہوگیا ہے۔ پہلے دنیا میں اسلام باربار تازہ ہوکر اس لیے بھلایا جاتا رہا کہ جو لوگ پیغمبروں پر ایمان لاکر مسلمان ہوتے تھے۔ وہ خدا کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں کی سیرتوں کو محفوظ رکھنے کی کوئی خاص کوشش نہیں کرتے تھے، اس وجہ سے تھوڑی تھوڑی مدت بعد مسلمانوں کی اولاد خود ہی بگڑ جاتی تھی لیکن اب خدا کی کتاب اور پیغمبر کی سیرت دونوں محفوظ ہیں اور اسی وجہ

سے اسلام ہمیشہ کے لیے قائم ہوگیا ہے۔ کبھی خدانخواستہ
اس کی تازگی میں کچھ کمی آبھی جائے تو قرآن اور سیرت
محمد ﷺ کی مدد سے اس کو پھر تازہ کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ
ہے کہ اب دنیا کو کسی نئے پیغمبر کی ضرورت نہیں رہی۔
اب اسلام کو تازہ کرنے کے لیے صرف ایسے لوگ کافی
ہیں جو قرآن اور سیرت محمدی ﷺ کو اچھی طرح جانیں،
اس پر خود عمل کریں اور دوسروں سے اس پر عمل کرانے کی
کوشش کریں۔

۶ر جولائی ۱۹۴۸ء